32503-کفریہ ممالک میں کمپنی کے مال سے تنخواہ سے زیادہ مال وصول کرنا

سوال

میں ایک نوجوان ہوں اور ایک یورپی ملک میں مقیم اور ٹرانسپورٹ کمپنی میں ملازمت کرتا ہوں، میرے ساتھ میرا ایک دوست بھی ملازمت کرتا ہے، گاہکوں کی جانب سے ادا کردہ رقم میں ہمیں تصرف کا مکمل کنٹرول حاصل ہے، میرا دوست ہمیشہ رقم سے کچھ حصہ لے لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمیں ایسا کرنے کا حق حاصل ہے، اور دلیل یہ دیتا ہے کہ: کمپنی کا مالک ہمیں ہمارا حق نہیں دیتا، جو تنخواہ ہم لیتے ہیں وہ ہماری ملازمت قبول کرنے کی شروط کے موافق ہے.
ہم ایک اور کام بھی کرتے ہیں: اگر گاہک ہمارا واقف ہو تو پھر ہم رقم حذف کر دیتے ہیں.
میں آپ سے مدد کا طلبگار ہوں کیونکہ میں اپنے دوست کو بہت سمجھایا ہے، لیکن وہ مطمئن ہے کہ اس کا فعل جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ وتعالی نے امانت کو اس کے صحیح طریقہ پر ادا کرنے کا حکم دیا اور اس کی ادائیگی واجب قرار دی ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

{یقینا اللہ تعالی تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کو لوٹا دو}.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی خیانت کو نفاق کی علامت قرار دیا ہے، اللہ تعالی اس سے محفوظ رکھے.

ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"منافق کی تین علامتیں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (33) صحیح مسلم حدیث نمبر (59).

خیانت کی حرمت میں کوئی فرق نہیں کہ مسلمان شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی امانت میں خیانت کرے یا پھر کسی کافر کی امانت میں جس نے اس کے پاس مال بطور امانت رکھا ہو، بلکہ اسے اپنی سچائی و صدق اور امانت کے ساتھ مسلمانوں اچھا اور بہترین نمونہ پیش کرنا چاہیے.

کیونکہ بہت سے ممالک تو صرف مسلمان تاجروں کی امانت اور ان کی سچائی اور صدق کی وجہ سے ہی اسلام میں داخل ہو گئے، اور اس کے بر عکس جب وہ خیانت کرے گا یا پھر جھوٹ بولے گا تو یہ لوگوں کے لیے دین اسلام سے نفرت اور دور بھاگنے اور انہیں اللہ تعالی کے راستے سے روکنے کا باعث بنے گا.

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جب کوئی مسلمان شخص امن و امان کے ساتھ دار الحرب میں داخل ہو تو..... اور وہ ان کے کسی مال پر قدرت حاصل کر لے تو اس کے لیے اس مال میں سے کوئی چیز بھی لینا حلال نہیں، چاہے وہ چیز کم ہو یا زیادہ، کیونکہ جب وہ ان کی جانب سے امن و امان میں ہے تو پھر وہ بھی اس کی جانب سے اسی طرح ہیں، اور اس لیے بھی کہ ان کی امان میں ہوتے ہوئے اس کے لیے

صرف وہی چیز حلال ہے جو اس کے لیے مسلمانوں اور اہل ذمہ کے مال میں سے حلال ہے.

دیکھیں: کتاب الام (284/4).

اور پھر اس لیے بھی کہ آپ کمپنی کے ساتھ معین کردہ تنخواہ پر اتفاق کر چکے ہیں تو پھر آپ کے لیے کمپنی کے مالک کے علم کے بغیر مقرر کردہ تنخواہ سے زیادہ رقم لینا حلال نہیں.

اور یہ دعوی کرنا کہ وہ آپ لوگوں کو اتنا نہیں دیتے جس کے آپ مستحق ہیں، کوئی عذر شمار نہیں ہوتا، اس لیے کہ جب یہ دروازہ کھول دیا جائے تو پھر ہر ملازم یہ دعوی کرنے لگے اور حقوق اور امانتیں ضائع ہو کر رہ جائیں.

اور-اسی طرح- آپ کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ آپ کمپنی کے کسی بل میں ڈسکاؤنٹ کریں، اور نہ ہی یہ حق حاصل ہے کہ اسے مکمل طور پر ختم کر دیں، کیونکہ یہ مال آپ کا نہیں حتی کہ آپ یہ کام کرتے پھریں، چاہے کوئی بھی اس سے پورے حقوق لینا واجب ہے.

اس لیے آپ دونوں پر واجب ہے کہ اس کام سے رکتے ہوئے اللہ تعالی کے ہاں توبہ و استغفار کریں، اور اس فعل پر نادم ہوں اور آئندہ کے لیے ایسا کام نہ کرنے کا عہد کریں، اور اس کے ساتھ ساتھ کمپنی کے حقوق جو تنخواہ سے زیادہ حاصل کردہ اور اپنی جان پہچان والے افراد کو ریٹ میں کمی کرنے کی صورت میں ہیں کمپنی کو ضرور واپس کریں.

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (14367) کا جواب ضرور دیکھیں.

واللہ اعلم.